احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 9 جنوری 2002ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 9 جنوری 2002ء 24 شوال 1422 ہجری- 9 صلح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 8

اللہ پر یقین

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

اللہ پر یقین میری قوت ہے-

(الشفاء- قاضی عیاض ص نمبر 81)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت مل سکتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے- یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے- دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کرسکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائے گا اور ہلاک کردے گا وہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اس کی طرف لپکے- بلکہ اگر معلوم ہوجائے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہوگا- ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنے والی چیز سمجھتا ہے تو اسے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہوگا- پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کرلے اس سے بچ نہیں سکتا- یہ یقین معرفت کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتا- پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہوجاتا ہے- باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے- اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے- اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ معاذ اللہ (دین) اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے- لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں- یہ مقصد (دین) ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کیونکہ اسی سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ گناہ سے بیزار ہے اور وہ سزا دیتا ہے- گناہ ایک زہر ہے جو اول صغیرہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر کبیرہ ہوجاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے-

(لیکچر لدھیانہ- روحانی خزائن جلد نمبر 20 ص 287)

وقف جدید کا سال نو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 جنوری 2002ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرمادیا ہے- احباب جماعت سے گزارش ہے کہ اس مبارک تحریک میں حسب روایت بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کریں اور سیکرٹریان وقف جدید وعدہ جات کی فہرستیں جلد از جلد مرکز بھجوا کر ممنون فرمائیں-

تقریب شادی

مکرم علی بشیر احمد صاحب ابن محترم مرزا نصیر احمد طارق صاحب امیر ضلع جہلم (پاکستان چپ بورڈ جہلم) کی تقریب شادی ہمراہ عزیزہ حمدیٰ قرۃ العین بنت مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو 5 جنوری 2002ء کو ربوہ میں منعقد ہوئی- اس موقع پر تلاوت اور نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی- اگلے دن تحریک جدید کے لان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا- اس موقع پر بھی محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کرائی- مکرم علی بشیر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب مرحوم کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے پڑپوتے اور عزیزہ حمدیٰ قرۃ العین محترم سید میر داؤد احمد صاحب کی پوتی حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب کی پڑپوتی ہیں- احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے-

ضرورت اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ

دارالاکرام احمدیہ ہوسٹل بیوت الحمد کالونی ربوہ

نظارت تعلیم کو اپنے ادارہ دارالاکرام احمدیہ ہوسٹل کے لئے ایک ایسے مخلص احمدی کی بطور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ضرورت ہے جو ادارہ کو ضرورت کے مطابق چلانے کی اہلیت رکھتا ہو- خواہشمند احباب بنام ناظر تعلیم اپنی درخواستیں جو کہ صدر صاحب محلہ / جماعت سے مصدقہ ہوں مورخہ 19-1-02 تک نظارت تعلیم میں جمع کروادیں-

(نظارت تعلیم)

مجلس انصار اللہ جرمنی کا 21واں سالانہ اجتماع

23 ریجنز کے 1800 انصار اور جرمن زائرین کی شمولیت

مجلس انصار اللہ جرمنی کا اکیسواں سالانہ اجتماع مورخہ 5-4 اگست 2001ء بروز ہفتہ اتوار بمقام Kirdorf-Badhomberg منعقد ہوا۔ الحمدللہ کہ پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع کی کارروائی اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل اور پیارے حضور کی دعاؤں کے طفیل Bad Homberg کی انتظامیہ نے گزشتہ دو سالوں کی طرح امسال بھی سکول کا وسیع وعریض ہال اور ملحقہ کھیلوں کے گراؤنڈ بغیر کسی معاوضہ کے دیئے۔ جب کہ امسال ہال کی انتظامیہ نے نئے سرے سے ہال کی تزئین وآرائش وزیبائش بھی کروائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے طفیل موسم غیر معمولی طور پر خوشگوار رہا۔ پہلے روز کچھ بارش ہوئی جس سے گرمی کی حدت میں کمی ہو گئی اور موسم معجزانہ رنگ میں بے حد خوشگوار ہو گیا۔ الحمدللہ۔ چنانچہ اجتماع انتظامیہ کو نہایت سکون واطمینان نے اجتماع کے جملہ امور کی انجام دہی میں مدد ملی۔ الحمدللہ۔

مورخہ 4 اگست بروز ہفتہ صبح سوا دس بجے اجتماع کی کارروائی کا آغاز پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ مکرم ومحترم چوہدری داؤد احمد کاہلوں صاحب، صدر مجلس انصار اللہ جرمنی نے لوائے احمدیت اور مکرم ومحترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر (مربی) انچارج جرمنی نے جرمنی کا پرچم لہرایا اور اجتماعی دعا کے ساتھ آغاز کیا۔ اس موقع پر مقامی اخبارات کے دو نمائندوں اور فوٹوگرافر نے بھی شرکت کر کے اجتماع کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ فوٹوز لئے اور اس بارہ میں مکرم ومحترم ہدایت اللہ ہبش صاحب کا انٹرویو بھی لیا۔ جو فرینکفرٹ کے مشہور اخبارات Frankfurter Allgemeine اور Frankfurter Rundschau کی پیر کی اشاعت کی زینت بنا۔

سالانہ اجتماع کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم ومحترم داؤد احمد صاحب کاہلوں صدر مجلس انصار اللہ جرمنی، تلاوت قرآن مع اردو جرمن ترجمہ سے ہوا۔ انصار اللہ کا عہد اردو اور جرمن زبانوں میں دہرائے جانے کے بعد ایک ناصر بھائی نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم ومحترم صدر مجلس نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے بے حد افضال کا شکر ادا کیا۔ اور فرمایا ہال انتظامیہ کے ہم بے حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے یہ ہال امسال نئی تزئین وآرائش کے ساتھ دیا۔ آپ نے فرمایا "ہمارا اصل مدعا ومقصد تو اپنی تربیت کر کے اپنے لواحقین کی احمدیت کے رنگ میں تربیت کرنا ہے۔ ہم یہاں محض رضاء الٰہی کی خاطر اپنی روح اور جسم کو صیقل کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اجتماع کے دوران جو بھی اوقات ہمیں میسر آئیں ان کو ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گزاریں۔ اجتماع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ کھیلوں کے بھی مقابلہ جات ہوں گے جو دوست کھیل میں حصہ نہ لیں انہیں چاہئے کہ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے کھیلوں کے میدان میں جائیں۔ جس کے لئے انتظامیہ نے ویگنوں کا انتظام کر رکھا ہے۔ آپ نے ہدایت کی کہ علمی مقابلہ جات میں بھی حاضر رہ کر مستفید ہوں اور گرد ونواح اور پڑوس کا خیال رکھتے ہوئے اپنا نیک نمونہ ان کے سامنے پیش کریں۔

صدر مجلس نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا اب ہم اپنا جائزہ لیں اور اپنا محاسبہ کریں کہ ہم کس حد تک ان ہدایات پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ انصار بھائی بڑی دور دور کی لمبی مسافت طے کر کے یہاں آئے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہاں سے الٰہی افضال سمیٹ کر لوٹیں۔ افتتاحی خطاب کے اختتام پر آپ نے مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج سے دعا کروانے کی درخواست کی۔

اس خطاب کا جرمن ترجمہ حبیب اللہ طارق صاحب ناظم علاقہ Schleswig Meckienburg نے پیش کیا۔ پروگرام کے مطابق علمی مقابلہ جات کے پروگرام کا کچھ حصہ اگلے روز تک وقت کی کمی کے باعث ملتوی کر دیا گیا۔

کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد منتظم صاحب ورزشی مقابلہ جات کے زیر انتظام ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ چونکہ گراؤنڈز کچھ فاصلہ پر تھیں۔ اس لئے احباب کو وہاں پہنچانے کے لئے ویگنوں کا انتظام تھا۔ کھیلوں کے مقابلہ جات کے بعد شام کو بیت بازی کا نہایت دلچسپ پروگرام ہوا جس سے کثیر تعداد بے حد محظوظ ہوئی۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد پہلے روز کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی اور انصار بھائی رہائش گاہ نیڈرالیش باخ آرام کے لئے چلے گئے۔

مورخہ 5 اگست بروز اتوار دوسرے روز کی کارروائی کا آغاز قیامگاہوں میں باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔

صبح ساڑھے آٹھ بجے کھیلوں کے فائنل مقابلہ جات ہوئے جو ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہے۔

ایک بجے تقریری مقابلہ جات ہوئے۔ دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم ومحترم صدر مجلس ساڑھے تین بجے ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم منور احمد گل صاحب ناظم علاقہ گروس گراؤ نے کی۔ بعد ازاں اردو اور جرمن ترجمہ سنایا گیا۔

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد مکرم حفیظ الرحمن انور صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ بعدہ مکرم قمر احمد صاحب سیکرٹری اجتماع نے مختصر اور جامع رپورٹ اجتماع پیش کی اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات کا آغاز ہوا۔

تقسیم انعامات کے بعد صدر مجلس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ احباب مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کتنے افضال نازل ہو رہے ہیں۔ ان میں ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے یہ محض خلیفہ وقت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ گو اجتماع انتظامیہ نے اجتماع کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے بھرپور محنت کی لیکن یہ سب توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی میسر آ سکتی ہے۔ آپ نے سال گزشتہ کی کارکردگی پر مختصر روشنی ڈالی۔

آپ نے فرمایا امسال نیشنل جلسہ سالانہ جرمنی پر کثیر تعداد میں مہمان آئیں گے ان کے لئے نمونہ بنیں۔ ان کی دل سے خدمت کریں کیونکہ یہ سب حضرت مسیح موعود کے مہمان ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ گزشتہ سال انصار کے ذریعہ 238 بیعتیں ہوئی ہیں۔ دوسرے شعبہ جات بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہیں لیکن اصل ترقی روحانی ترقی ہے۔

اس کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے مختصر خطاب کا 4:50 پر آغاز فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ میرے گلے میں تکلیف ہے جس کی وجہ سے میں زیادہ بول نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا میں مجلس انصار اللہ کو کامیاب اجتماع کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انعامات کے سلسلہ میں فرمایا کہ علمی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو بہ نسبت ورزشی مقابلہ جات کے بڑا انعام دینا چاہئے۔

آپ نے فرمایا اس عمر میں ہم انصار کو اپنا روحانی معیار بڑھانا ہو گا۔ ہماری جو بھی ترقی ہے وہ خلیفہ وقت کی دعاؤں کے طفیل ہے۔ ہم میں اور دوسری جماعتوں میں یہ فرق ہے کہ ہماری جماعت میں کثیر تعداد فیصلہ کرتی ہے لیکن دوسری سیاسی اور مذہبی جماعتوں میں یہ تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ مکرم نیشنل امیر صاحب کے خطاب کے بعد صدر صاحب مجلس نے فرمایا کہ ہر ناصر بھائی جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے دعا کرے۔ منتظمین اور MTA کی ٹیم کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور 5:30 پر دعاؤں کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔

مندرجہ ذیل گوشوارہ سے اجتماع کے اعداد وشمار پیش خدمت ہیں:

مجلس انصار اللہ جرمنی کی کل مجالس کی تعداد: 234
رجسٹر تجنید کے مطابق انصار کی کل تعداد: 2150
اجتماع میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد: 1800

سالانہ اجتماع میں غیر ممالک سے ہالینڈ، فرانس، سویڈن، انگلینڈ، بیلجیئم، پاکستان، انڈیا، کینیڈا اور آسٹریلیا سے بھی احباب تشریف لائے۔ الحمدللہ۔ شعبہ ضیافت کے اعداد وشمار کے مطابق حاضری 1800 رہی

(ماہنامہ الناصر جرمنی اکتوبر 2001ء)

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

مذاہب عالم اور توحید

گزشتہ صدی میں ہستی باری تعالیٰ کو ماننے والوں میں توحید کی طرف میلان کی ایک رو چلی اور جو مذاہب گزشتہ صدیوں میں شرک کی طرف مائل تھے ان میں بھی اپنے شرک کی جھوٹی سچی تاویلیں کرتے ہوئے توحید کو اختیار کرنے کا رجحان پیدا ہوا۔

☆ ہندومت جو مورتی پوجا عناصر کی پرستش اور 33 کروڑ دیوتاؤں کے تصور سے لبریز تھا اس میں بھی آریہ سماج اور برہمو سماج جیسی تحریکات بیدار ہوئیں آریہ سماج نے لفظاً تو توحید کا اقرار کیا مگر دعویٰ کیا کہ جو یعنی روح اور پراکرتی یعنی مادہ کے ذرات خدائے واحد کی تخلیق نہیں بلکہ خدا کی طرح ہمیشہ سے اور خود بخود ہیں گویا توحید کا اقرار کرنے کے باوجود تمام ارواح کو اور کائنات کے ذرہ ذرہ کو خدا کا ہم پلہ قرار دے دیا۔ برہمو سماج نے توحید کا اقرار تو کیا مگر ساتھ ہی الہام الٰہی کا انکار کر کے انسانی عقل کو وہ دیوی قرار دیا جس نے خدائے واحد وبرتر کو تلاش کر کے اس کا انکشاف کیا۔ گویا عقیدہ توحید کا جو لازمی نتیجہ تھا کہ خدائے واحد وبرتر کو اپنا محسن سمجھا جائے اپنی عقل کو خدا کے انکشاف کرنے والا قرار دے کر عقل کو خدا کا محسن قرار دیا۔

☆ تثلیث کا عقیدہ اس بات پر مشتمل ہے کہ جیسا کہ معروف کریڈ جو اتھناسیاس کریڈ کہلاتی ہے میں بیان ہے کہ باپ بھی کامل خدا بیٹا بھی کامل خدا روح القدس بھی کامل خدا اور تینوں میں حقیقی امتیاز ہے اور تینوں الگ الگ ہیں مگر خدا تین نہیں بلکہ ایک ہے۔ گزشتہ صدی میں اس عقیدہ کے تثلیثی پہلو کے بجائے توحیدی پہلو پر زور دیا جانے لگا۔

☆ **کامل توحید قرآن شریف نے سکھائی جس میں ہر پہلو سے مطلق توحید کا سبق ہے۔** ذات کے لحاظ سے بھی صفات کے لحاظ سے بھی ازلی وابدی ہونے کے لحاظ سے بھی قوت وغلبہ وبادشاہت کے حصول کے لحاظ سے بھی' خالق ہونے کے لحاظ سے بھی' اپنے بندوں کی راہنمائی کے لحاظ سے بھی' عبادت وپرستش کا مستحق ہونے کے لحاظ سے بھی' گناہوں کی مغفرت اور نیکیوں کی جزا دینے کے لحاظ سے بھی' حسن واحسان کے لحاظ سے بھی' دائمی حیات کا مالک ہونے کے لحاظ سے بھی' ہر قسم کے عیوب اور نقائص اور آفات سے پاک ہونے کے لحاظ سے بھی' ہر قسم کی خوبیوں اور بھلائیوں کا مالک ہونے کے لحاظ سے بھی اللہ واحد اور یکتا ہے۔ فسبحان اللہ لا الٰہ الا ہو۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مرتبہ: عبدالسمیع خان

عشرہ مبشرہ کے چھ صحابہ (خلفائے راشدین کے علاوہ)

نمبر شمار	اسماء صحابہ	پیدائش وفات-عمر	مولد مدفن	قبول اسلام	عہد رسالت میں خدمات	خلافت راشدہ میں خدمات	متفرق امور
1	حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ عامر بن عبداللہ بن الجراح بن ہلال بن اھیب بن ضبہ بن الحارث بن فہر لقب: امین الامۃ	پ-5 سال قبل نبوت و-18ھ عمر-58 سال	مکہ شام	دارارقم سے قبل ابتدائی مسلمان تھے 28 سال کی عمر میں حضرت ابوبکر کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے	تمام غزوات میں شرکت-احد میں حضور کے رخسار سے خود کے حلقوں کو نکالا-معاہدہ حدیبیہ پر دستخط کئے-نجران کے عیسائیوں کے معلم بنائے گئے-فتح مکہ میں پیادہ فوج کے قائد تھے	زمانہ ابوبکر میں پہلے وزیر مال-خلافت شیخین میں فتوحات شام، عراق، فلسطین میں عساکر اسلامیہ کے سپہ سالار رہے-فاتح شام-شیخین کے مشیر تھے	ہجرتین میں شامل ہوئے-مدینہ میں سعد بن معاذ سے مواخات ہوئی-
2	حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب کنیت: ابومحمد	پ-30 سال قبل نبوت و-32ھ عمر-75 سال	مکہ مدینہ	دارارقم سے قبل ابتدائی مسلمان-حضرت ابوبکر کی تبلیغ سے پہلے آٹھ میں سے تھے-	تمام غزوات میں شرکت-قحط کے ایام میں 200 اونٹ مع سامان وقف کئے-حضور نے ایک دفعہ آپ کے پیچھے نماز پڑھی-	مجلس انتخاب خلافت کے ممبر-24ھ میں امیر الحاج	ہجرتین میں شامل ہوئے-کامیاب تاجر مدینہ میں سعد بن ربیع سے مواخات ہوئی
3	حضرت زبیر بن العوامؓ بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی کنیت: ابوعبداللہ	پ-28 سال قبل نبوت و-36ھ عمر 77 سال جنگ جمل میں شہادت	مکہ بصرہ	چوتھے یا پانچویں مسلمان حضرت ابوبکر کی تبلیغ سے 15 سال کی عمر میں	تمام غزوات میں شرکت-پہلے مسلمان جنہوں نے راہ مولیٰ میں تلوار بے نیام کی فداک ابی وامی کا اعزاز ملا-	مجلس انتخاب خلافت کے ممبر تھے-	ہجرتین میں شامل ہوئے رسول اللہ کے ہم زلف حواری کا خطاب-اسلام لانے کے بعد چچا نے سخت تکالیف دیں-
4	حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کنیت: ابومحمد	پ-14 سال قبل نبوت و-36ھ عمر-64 سال جنگ جمل میں شہادت	مکہ بصرہ	دارارقم سے قبل ابتدائی مسلمان حضرت ابوبکر کی تبلیغ سے	تمام غزوات میں شرکت-احد میں ہاتھ تیروں سے شل ہو گیا-غزوہ ذی قرد میں چشمہ خرید کر وقف کر دیا	مجلس انتخاب خلافت کے ممبر تھے-	رسول اللہ کے ہم زلف-طلحۃ الخیر اور طلحۃ الفیاض کا لقب ملا-حضور نے چلتا پھرتا شہید قرار دیا-
5	حضرت سعید بن زیدؓ بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب کنیت: ابوالاعور	پ-14 سال قبل نبوت و-51ھ عمر-78 سال	مکہ مدینہ	دارارقم سے قبل ابتدائی مسلمان	تمام غزوات میں شرکت-	جنگ فحل، دمشق اور یرموک میں شرکت دمشق کے گورنر رہے	حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے-
-6	حضرت سعد بن ابی وقاصؓ مالک بن اھیب بن عبد مناف	پ-14 سال قبل نبوت و-55ھ عمر-82 سال	مکہ مدینہ	تیسرے یا چوتھے مسلمان خواب کے ذریعہ 19 سال کی عمر میں	تمام غزوات میں شرکت-احد میں 1000 تیر چلائے-اسلام کے پہلے تیر انداز فداک ابی وامی کا اعزاز ملا	مجلس انتخاب خلافت کے ممبر تھے-فاتح ایران-بانی کوفہ-مدائن کے گورنر	حضور ان کو ماموں کہتے تھے-عشرہ مبشرہ میں سب سے لمبی عمر پائی-کفن کے طور پر وصیت کے مطابق وہ جبہ پہنایا گیا جو جنگ بدر کے وقت پہنا ہوا تھا-

نبیؐ کے صحابہؓ کا ثانی کہاں ہے
زمینی ہو یا آسمانی، کہاں ہے؟

رادے جواں اور تڑپ غیر فانی
یہ دیں کے لئے جانفشانی کہاں ہے؟

فرشتوں کو بھی رشک آتا ہے جس پر
عبادت کی وہ شادمانی کہاں ہے؟

کہاں ہے جو ہے آگ سینوں میں ان کے
جو ہے آنکھ میں ان کے پانی کہاں ہے؟

محمدؐ کے شیدا و قرآں کے عاشق
کسی اور میں یہ نشانی کہاں ہے؟

دلوں میں حقیقت کی مشعل فروزاں
لبوں پہ یہ حق ترجمانی کہاں ہے؟

فیض چنگوی

تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (گھانا) کی گولڈن جوبلی تقریبات

خداتعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (گھانا) کے قیام پر 30 جنوری 2000ء کو پچاس سال کا عرصہ مکمل ہونے پر خصوصی تقریبات منعقد کی گئیں۔ان تقریبات کا پروگرام ایک سال پر محیط تھا۔

جوبلی تقریبات کا آغاز 29 جنوری 2000ء کو ہوا۔ اس موقعہ پر سکول کے پرانے طلباء، والدین اور دوست شامل ہوئے۔ اس پروگرام کی صدارت مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر ومشنری انچارج احمدیہ مشن گھانا نے کی۔ اس موقعہ پر مہمان مقرر ریجنل ڈائریکٹر آف ایجوکیشن جناب اے۔اے۔ درامانی تھے اور اشانٹی قبیلہ کے سربراہ معزز مہمان تھے جن کی نمائندگی اشانٹی کے ایک پیراماؤنٹ چیف نے کی۔

ریڈیو پر گفتگو

تین مختلف ریڈیو سٹیشنز نے گولڈن جوبلی پروگراموں پر تبادلہ خیال کا پروگرام نشر کیا۔

کماسی چلڈرن ہوم کا دورہ

گولڈن جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں سکول کے پرانے طلباء کی ایسوسی ایشن PTA اور سکول اتھارٹی نے کماسی چلڈرن ہوم کماسی کا وزٹ کیا اور ایک ملین سیڈیز کیش اور دوملین سیڈیز کا سامان جس میں بسکٹ، صابن، پنسل، ربڑ اور دوسرا سامان شامل تھا بطور عطیہ پیش کیا گیا۔اس چلڈرن ہوم میں اکثر یتیم بچے ہیں۔

پریڈ، جلوس (Float)

22 جون 2000ء کو احمدیہ اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن، ہیڈ ماسٹرز، سٹاف اور طلباء نے کماسی شہر کی گلیوں میں پریڈ کی جو ان تقریبات کا حصہ تھی۔اس کا مقصد لوگوں کے ذہنوں کو تیار کرنا تھا کہ تقریبات شروع ہو چکی ہیں اور سکول خدا کے فضل سے پچاس سال کا ہو گیا ہے۔ایک بہت بڑا بینر ساتھ تھا جس پر تمام پروگرام کی تفصیل درج تھی۔

ریجنل پولیس کمشنر نے ایک پولیس وین، ایک موٹر سائیکل سوار اور کچھ پولیس آفیسرز اس جلوس کی حفاظت اور راستوں کی نشاندہی کے لئے مہیا کئے۔اسی طرح کماسی کے ایک تاجر نے ایک لمبی گاڑی جلوس کے لئے مہیا کی۔یہ فلوٹ (Float) بہت کامیاب رہا۔

پی۔ٹی۔اے کا دن

یہ دن 15 جولائی 2000ء کو منایا گیا۔اس موقعہ پر اس ایسوسی ایشن نے سکول کی تاریخ اور ایسوسی ایشن کی کامیابیوں کا تذکرہ کیا۔اس موقعہ پر ایسوسی ایشن نے معزز مہمانوں کو تمام ان منصوبوں کا موقعہ پر تعارف کروایا جو ان کے ذریعہ پایہ تکمیل کو پہنچے یا ابھی زیر تعمیر ہیں۔یہ پروگرام بھی بہت کامیاب رہا۔

اس تنظیم کا قیام 1982ء میں عمل میں آیا تھا۔ ایسوسی ایشن نے ایک 33 نشستوں والی مرسڈیز بس، نلکی پینے کے لئے مل، اساتذہ کی رہائش کے لئے فلیٹ اور سکول کے لئے کلینک تعمیر کر کے دیا۔

اس وقت PTA لڑکیوں کی رہائش کے لئے بورڈنگ کی ایک تین منزلہ عمارت تعمیر کر رہی ہے تا کہ سکول میں لڑکیوں کی تعداد میں اضافہ ہو اور ان کی رہائش کی سہولت موجود ہو۔اس منصوبہ کیلئے احمدیہ مشن نے 20 ملین سیڈیز بطور عطیہ دیا ہے۔

پچاس سالہ تقریب کے موقعہ پر لیکچر

اکرا (Accra) کے Gnat ہال میں ڈاکٹر جان ہنسن نے جو انڈیانا یونیورسٹی امریکہ میں تاریخ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں 21 جولائی کو ان تقریبات کے سلسلہ میں ایک لیکچر دیا۔اس تقریب کی صدارت ڈاکٹر کواڈو ٹوٹو جو سکول کے پرانے طالب علم ہیں اور یونیورسٹی آف گھانا میں اکنامکس کے لیکچرار ہیں، نے کی۔اس لیکچر کا عنوان تھا ''گھانا میں بڑھتی ہوئی تعلیم اور جماعت احمدیہ'' (Enhancing Education in Ghana- The Ahmadiyya Factor)۔اس لیکچر میں ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا بھی تشریف لائے۔علاوہ ازیں مجلس عاملہ کے ممبران، اولڈ سٹوڈنٹس، سٹاف اور طلباء اور اکرا کے بعض احمدی دوست اور عام لوگ شامل ہوئے نیشنل میڈیا میں لیکچر کی کافی تشہیر ہوئی۔

پروفیسر موصوف نے افریقہ میں اسلام کی تاریخ اور گھانا میں تعلیمی ترقی میں جماعت احمدیہ کے کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔انہوں نے کماسی میں تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول قائم کرنے پر مشن کی تعریف کی اور خدمات کو سراہا۔

سمپوزیم کا انعقاد

یہ سمپوزیم Gnat ہال کماسی میں 25 جولائی کو منعقد ہوا۔تین مقررین کو دعوت دی گئی یہ تینوں ہی سکول کے پرانے طلباء ہیں۔

ان میں سے ایک پریس بیٹرین چرچ کے منتظم ریورنڈ ڈاکٹر سام پرپمپے تھے، دوسرے مقرر الحاج ڈاکٹر ایم بی ابراہیم صاحب تھے جو اس وقت ویسٹرن ریجن میں ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز ہیں اور احمدیہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے صدر ہیں۔ان کی تقریر کا عنوان تھا ''تعلیم کے ذریعہ معاشرہ میں تعلقات کا قیام اور تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں میرے تجربات''۔

تیسری مقرر ایک معزز خاتون تھیں جن کا نام جسٹس مریم اودوسو ہے۔یہ ہائی کورٹ کی جج ہیں۔ان کی تقریر کا موضوع تھا ''دین اور عورتوں کی تعلیم'' (Islam and Female Education)۔

جسٹس مریم اودوسو صاحبہ گھانا کی پہلی مسلمان جج ہیں اور تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کی پرانی طالبہ ہیں۔

اس سمپوزیم میں بکثرت لوگ شریک ہوئے۔محترم امیر صاحب، بورڈ آف گورنرز کے ممبرز، پی۔ٹی۔اے، اولڈ بوائز، سٹوڈنٹس، سٹاف اور طلباء کے علاوہ دیگر احمدی اور غیر احمدی دوست بکثرت شامل ہوئے۔

Mr. I.K. Boateng جو سکول کے پرانے طالب علم ہیں اور بورڈ آف گورنرز کے ممبر ہیں نے اس کی صدارت کی۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے تحت ایک کیڈٹ کور کا آغاز

اس کا آغاز 1999ء کے وسط میں تقریباً 100 طلباء کے ذریعہ کیا گیا۔فوج کے متعلقہ محکمہ سے باقاعدہ اس کے قیام کی اجازت حاصل کی گئی۔اجازت ملنے پر تین فوجی افسران کو کیڈٹ کور کی تربیت کے لئے مقرر کیا گیا۔ان کی باقاعدہ ٹریننگ 4 نومبر تک جاری رہی۔جب باقاعدہ طور پر پاسنگ آؤٹ پریڈ ہوئی۔اس موقع پر کیپٹن فرانسس آرتھر حاضر ہوئے اور جنرل آفیسر کمانڈنگ نارتھ کی نمائندگی کی۔اس کارروائی کی صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا نے کی۔اس موقع پر بہت سے معززین کو شرکت کی دعوت دی گئی۔بعض دوسرے سکولوں کے کیڈٹ کورز بھی موجود تھے۔اس موقعہ پر آرمی بینڈ کو خصوصی دعوت دی گئی۔

جوبلی فٹ بال میچ

ان تقریبات کے تسلسل میں تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (Kumasi) اور تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول آسوکورے (Asokore) کے درمیان ایک فٹ بال میچ کھیلا گیا جو میزبان سکول نے 2 کے مقابلے میں 3 گول سے جیت لیا۔اس کے آخر پر محترم امیر ومربی انچارج گھانا نے جیتنے والی ٹیم کو ٹرافی عطا کی جس کا نام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ٹرافی رکھا گیا۔

گولڈن جوبلی تقریری مقابلہ اور تقسیم انعامات

یہ ان تقریبات کی سب سے اہم تقریب تھی۔اس کا انعقاد 31 مارچ بروز ہفتہ عمل میں آیا۔مندرجہ ذیل معزز مہمانوں کو اس تقریب کے لئے دعوت دی گئی۔

(1)۔مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر ومربی انچارج احمدیہ مشن گھانا۔

(2)۔ اشانٹی قبیلہ کے سب سے بڑے چیف اوٹمفو اوسی ٹوٹو II۔

(3)۔آنریبل ایس کے بوآفو۔اشانٹی ریجنل منسٹر

(4)۔ وزیر تعلیم ۔ جن کی نمائندگی قائم مقام ڈائریکٹر جنرل نے کی۔

(5)۔الحاج مالک بن الحسن یعقوبو ممبر پارلیمنٹ۔

والدین، طلباء، اولڈ سٹوڈنٹس اور ڈائریکٹرز آف ایجوکیشن اور عام لوگوں نے کثرت سے شرکت کی۔

صبح سب سے پہلے اجتماعی فوٹو ہوئی اس کے بعد ڈرامہ اور سائنس کی نمائش ہوئی۔اس کے بعد طلباء، سٹاف، مہمان خصوصی نے جلوس کی شکل میں تقریب کے مقام تک پریڈ کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور امیر صاحب نے دعا کروائی۔ پروگرام میں درج ذیل احباب کی تقاریر ہوئیں۔

(1)۔صدر احمدیہ اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن الحاج ایم بی ابراہیم صاحب۔

(2)۔ اشانٹی قبیلہ کے سربراہ کے نمائندہ پیراماؤنٹ چیف ناناکوسا یباڈوم۔

(3)۔سینئر پریفیکٹ آف سکول ماسٹر جیف کیلسن

آخر پر ہیڈ ماسٹر مکرم یوسف صاحب نے جوبلی تقریبات کی تفصیلی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔جس کے بعد سرکاری نمائندگان نے تقاریر کیں جن میں قائم مقام ڈائریکٹر جنرل کی تقریر بعنوان ''گھانا میں تعلیمی ترقی میں جماعت احمدیہ کا کردار'' ہوئی۔ اس کے بعد انعامات کے مستحق طلباء کو انعامات دئے گئے۔جن میں تعلیمی اور دیگر انعامات شامل تھے۔

سکول کے سابق ہیڈ ماسٹر کو بھی خصوصی انعام سے نوازا گیا۔ اسی طرح امیر ومشنری انچارج صاحب احمدیہ مشن کو خصوصی انعام دیا گیا کیونکہ وہ سکول کے ابتدائی طلباء میں سے ایک ہیں۔اسی طرح ایسے اساتذہ جو لمبے عرصے سے سکول میں پڑھا رہے ہیں اور جن کی خدمات بھی اعلیٰ درجہ کی ہیں ان کو بھی انعامات دئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکول کی تمام تقریبات نہایت کامیابی سے منعقد ہوئیں۔ ملک میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کو سراہا گیا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کو اسی طرح بہبود انسانی کے کام نہایت کامیابی سے کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 9 نومبر 2001ء)

الجامع الأموی - دمشق کی عظیم الشان تاریخی مسجد

فتح دمشق کے بعد جہاں آنحضرتؐ کے صحابہ نے خدا کے حضور پہلا سجدہ کیا - یہ عظیم مسجد وہاں پر بنائی گئی

محترم داؤد احمد عابد صاحب

قسط اول

جب خاکسار دمشق میں بغرض تعلیم مقیم تھا تو یہاں کی یگانہ روزگار مسجد "الجامع الاموی" دیکھ کر دل میں یہ خیال جاگزین ہوا کہ کیوں نہ اس وقت کو غنیمت جان کر اس عظیم مسجد کے بارہ میں کچھ معلومات قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔

مسجد کی اہمیت

اپنی تمامتر ظاہری خوبصورتی، وسعت اور تاریخی حیثیت کے ساتھ ساتھ جو امر اس مسجد یا اس مقام کی اہمیت کو بڑھاتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ مسجد آج بھی اسی مقام پر قائم ہے جہاں صحابہ کرام جو فتح دمشق کے دوران مختلف دروازوں سے داخل ہوئے تھے آپس میں ملے، اور یوں فتح دمشق کے بعد پہلی نماز اس سرزمین پر ادا کی گئی جہاں پہلی مرتبہ فاتح صحابہ کے سر خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوئے وہ یہی مقام تھا، اسی لئے اس مسجد کے جنوب مشرق کی طرف واقع محراب کو محراب الصحابہ کا نام دیا گیا ہے۔

• ناموں کے اعتبار سے اس مسجد کو چار نام دیئے گئے۔ جامع دمشق، جامع بنی امیہ، الجامع الاموی اور الجامع المعمور، آجکل یہ الجامع الاموی کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

تعمیر اول

موجودہ صورت میں اس مسجد کی تعمیر بطور الجامع الاموی تو اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں شروع ہوئی۔ لیکن اگر حقیقت پر غور کیا جائے تو اس کی بنیاد فتح دمشق کے دن سے ہی رکھ دی گئی تھی۔ جب حضرت خالد بن ولید اور حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما دمشق کے دو الگ الگ دروازوں سے داخل ہو کر "محاسین" مقام پر ملے تھے۔ یہ مقام دمشق کی ایک پرانی عمارت کے کھنڈر کے قریب ترین تھا۔ یہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نماز با جماعت کا فریضہ فتح دمشق کے بعد پہلی مرتبہ ادا کیا۔ اور بعد میں اس حصہ کو محراب الصحابہ کا نام دیا گیا۔

موجودہ شکل میں مسجد کی باقاعدہ تعمیر 86ھ بمطابق 706ء میں شروع ہوئی اور اسے مکمل ہونے میں 9 سال کا عرصہ صرف ہوا۔ اس کی تعمیر میں مسجد نبوی کے نقشہ کو مدنظر رکھا گیا تھا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ وہ پہلی مسجد ہے جس میں محراب، مینار اور گنبد وغیرہ بھی تعمیر کئے گئے۔ اس سے قبل مساجد میں نہ تو مینار تھے اور نہ ہی گبند اور نہ ہی محراب۔

اسی طرح فن تعمیر کے اعتبار سے بھی یہ مسجد قدیم طرز تعمیر سے ہٹ کر تعمیر کی گئی تھی۔ گویا کہ یہاں سے اسلامی فن تعمیر کا آغاز ہوا۔ آج کا عام انسان جسے فن تعمیر کا کچھ اتنا گہرا علم نہیں وہ شاید اس عظیم عمارت کی تعریف و توصیف پڑھ کر یا سن کر حیران ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس زمانہ میں اس یکتائے روزگار عمارت کو تعمیر کیا گیا اس وقت کے اعتبار سے فن تعمیر میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس نے آنے والے دنوں میں بلاشبہ فن تعمیر کو ایک نیا رنگ ڈھنگ دیا۔

تعمیر میں کاشی کاری کا استعمال

مسجد اموی کو جو بات دیگر مساجد سے ممتاز کرتی ہے وہ اس میں کی گئی کاشی کاری ہے۔ کاشی کاروں کے اس عمل کو عربی میں فسیفساء کہتے ہیں جس کے مترادف انگریزی اصطلاح Mosaic ہے۔ مختلف قسم کے رنگین پتھروں اور سونے سے مزین یہ فن پارہ اپنی مثال آپ ہے جس میں فن مصوری کے باریک ترین پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر ایسی منظر کشی کی گئی ہے کہ دیکھنے والا مسحور ہو کر رہ جاتا ہے اموی حکمران خصوصاً عبدالملک بن مروان اور ان کے دو بیٹوں ولید اور ھشام کو عمارتیں تعمیر کروانے اور ان کی تزئین و آرائش کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ ان کے اس شوق کی عکاسی آج مسجد اموی سے ہو سکتی ہے۔ اگرچہ اس میں موجود Mosaic کا بیشتر حصہ مسجد میں لگنے والی آگ کی نذر ہو گیا تھا جسے دوبارہ شامی لوگوں نے اپنی مہارت اور امداد باہمی کے جذبہ سے تیار کیا لیکن اس فن پارہ کو دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے انہوں نے اصل فن کو ہی بنیاد بنایا۔ اگرچہ اب اس طرح اس مسجد کی تمام دیواریں اور چھتیں اس کاشی کاری سے مزین نہیں جیسا کہ پہلے تھیں۔

اخراجات

کاشی کاری کے فن پارے کا ابتدائی طول و عرض جو بیان کیا جاتا ہے وہ تیس ہزار مربع میٹر ہے جسے بنانے میں 9 سال کا عرصہ صرف ہوا۔ جب کہ اموال کے اعتبار سے چار سو صندوق خرچ کئے گئے۔ جن میں ہر صندوق میں چودہ ہزار دینار تھے جو کل ملا کر چھپن لاکھ سونے کی اشرفی بنتے ہیں۔ اور یہ رقم بلاد الشام کے سات سال کے خراج کے برابر تھی۔ لیکن اس مسجد کی اس ابتدائی تعمیر پر اور بھی بہت سے خرچ اٹھے ہیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ جو کل رقم اس کی تعمیر پر خرچ ہوئی وہ ایک کروڑ بارہ لاکھ اشرفی یا دینار تھے۔ اس کے کھاتہ جات اٹھارہ اونٹوں پر رکھ کر ولید بن عبدالملک کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ جنہوں نے انہیں بغیر پڑھے جلوا دیا کہ نیک کام میں حساب کتاب کیسا؟

اس کاشی کاری کے فن میں جس کا ذکر چل رہا تھا۔ قدرتی مناظر کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ جس میں باغ، درخت، دریا، گھر جو یوں ایستادہ نظر آتے ہیں گویا کہ بڑے بڑے قلعے ہوں وغیرہ دکھلائے گئے ہیں۔ مشہور مورخ مقدسی کہتے ہیں کہ کوئی درخت اور مشہور شہر ایسا نہیں جس کی منظر کشی اس Mosaic میں نہ کی گئی ہو۔ گویا کہ مصور نے ظاہر کرنا چاہا ہے کہ حاکم وقت کی سطوت اور اس کی حکومت دنیا میں سب پر قائم ہے۔ تا کہ اسلامی عظمت کی دھاک دلوں پر بیٹھ سکے۔ اس بارہ میں ایک رائے یہ بھی ہے کہ شاید اس وقت کے دمشق کے باغات اور گھروں کی منظر کشی کی گئی ہو۔ جب کہ ایک اور رائے کے مطابق اس میں فردوس بریں کا تصور پیش کیا گیا ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا مقبرہ جو مسجد کے حرم کے اندر مشرقی جانب واقع ہے 1893ء کی آگ سے قبل لکڑی سے تعمیر شدہ تھا جس پر کاشی کاری اور نقش نگاری کا نفیس کام ہوا تھا۔ مگر 1893ء میں لگنے والی آگ سے یہ لکڑی جل گئی اور اس کا نشان تک باقی نہ رہا۔ بعد ازاں اس مقبرہ کو نئے سرے سے سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا۔

ایک دلچسپ واقعہ

مسجد کی تعمیر پر جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے نو سال کا عرصہ صرف ہوا۔ تعمیر کا بہت سا کام مکمل ہو چکا تھا کہ ایک دن خلیفہ وقت کے ایک صاحبزادہ نے کہا کہ آپ نے اتنے لوگوں کو اتنے سالوں تک تھکایا لیکن مسجد کی چھت کچھ عرصہ بعد ہی خرابی کا شکار ہو جائے گی۔ اس پر انہوں نے سوچا کہ اس کی چھت اور گنبد پر سیسہ ڈلوا دیا جائے تا کہ خرابی سے بچ رہیں۔ چنانچہ سلطنت کے تمام صوبوں کی طرف سیسہ اکٹھا کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے۔ جو حاضر کیا گیا۔ اس سے بات مکمل نہ ہوئی۔ اور چھت کا کچھ حصہ باقی رہ گیا۔ ایسے میں معلوم ہوا کہ ایک عورت کے پاس کچھ سیسہ ہے جو کہ بقیہ حصہ کیلئے کافی ہوگا۔ جب اس سے یہ سیسہ طلب کیا گیا تو اس نے اسے خالص سونے (کندن) کے مقابل برابر وزن پر بیچنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اس پر ولید بن عبدالملک نے اپنے عامل سے کہا کہ کندن کے برابر وزن پر بھی ملتا ہے تو خرید لو۔ چنانچہ جب یہ سیسہ اس عورت سے لیا گیا تو اس نے سونا لینے سے انکار کر دیا۔ عامل نے کہا کہ پہلے تو کنجوسی کی یہ انتہاء تھی کہ کندن کے سوا مانتی نہ تھی اب اسے مسجد کے لئے تحفہ بتایا جا رہا ہے بات کیا ہے؟ اس پر اس عورت نے کہا کہ میں یہ سمجھی تھی کہ تمہارا بادشاہ اس مسجد کی تعمیر میں لوگوں پر ظلم سے کام لے رہا ہے اور جس کے پاس اسے کام کی کچھ چیز دکھائی پڑتی ہے اسے ظلم سے ہتھیا لیتا ہے لیکن اس کا مجھے سیسہ کے مقابل پر اتنا ہی خالص سونا دینے پر راضی ہو جانا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ظلم نہیں کر رہا۔ اس لئے یہ میری طرف سے مسجد کی تعمیر کیلئے تحفہ ہے۔ خلیفہ کو جب اس بات کی خبر دی گئی تو انہوں نے کہا کہ اس سے پلیٹیں تعمیر کر کے "للہ" (یعنی اللہ تعالیٰ کی خاطر) لکھوا کر مسجد کے اس حصہ پر لگا دیا جائے جہاں اس کی ضرورت ہے۔ سو ایسا ہی کیا گیا۔

مسجد کے قبلہ (جنوب) کی سمت کی دیوار پر جو دو پہلی ٹائلیں لگائی گئی تھیں ان پر لاجورد سے آیات اور دعائیں منقوش تھیں۔

کہا جاتا ہے کہ یہ تختی مامون کے زمانہ سے قبل تک موجود تھی کیونکہ اس کے بعد یہ تحریر کسی نے نہیں دیکھی۔

چہ مگوئیاں

جب لوگوں کو اس مسجد پر صرف شدہ اموال کی خبر ہوئی تو چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں کہ حاکم وقت نے مسلمانوں کی رقم کو فضول طور پر ضائع کر دیا۔ جو کام کل خرچ شدہ رقم کے کچھ حصہ سے بھی ممکن تھا اس پر اتنا زیادہ خرچ نامناسب ہے۔

اس پر لوگوں کو اکٹھا کیا گیا اور نماز با جماعت کے لئے منادی کروائی گئی۔ نماز کے بعد ولید بن عبدالملک منبر پر آئے خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا:-

اے لوگو مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے کہا ہے کہ میں نے مسلمانوں کے بیت المال سے نامناسب جگہ پر بغیر کسی حق کے دولت خرچ کی ہے۔ اس پر لوگوں پر سراسیمگی کی کیفیت طاری ہوگئی۔ ولید نے پھر کہا اے عمرو (یعنی عمرو بن مہاجر جوان کے وزیر مال تھے) جاؤ اور بیت المال سے سارے اموال لے آؤ۔ اس پر وہ گئے اور خچروں پر لاد کر یہ اموال مسجد میں لے آئے۔ اور گنبد کے نیچے ڈھیر کر دیئے یہ اموال سونے اور چاندی کی صورت میں تھے۔ اور اتنے تھے کہ دوسری طرف کھڑا شخص دکھائی نہیں دیتا تھا۔ جب انہیں تو لا گیا تو ملک کی تین سال بلکہ بیان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سات سالہ ضروریات کیلئے کافی تھے۔ اس پر لوگ بہت خوش ہوئے اور خداتعالیٰ کا شکر ادا کیا اور حاکم کیلئے دعا کی اور ان کا بھی شکریہ ادا کیا۔

اس پر انہوں نے کہا:۔

اے اہل دمشق۔ تم لوگوں پر اپنی چار اشیاء کا فخر جتاتے ہو۔ اپنی تازہ ہوا کا، اپنے میٹھے پانیوں کا، اپنے خوش ذائقہ پھلوں کا اور اپنے حمامات (غسل خانوں) کا تو میں نے چاہا کہ میں ان میں پانچویں چیز کا اضافہ کر دوں جو یہ مسجد ہے۔

اسی ضمن میں ایک اور روایت جو حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے اس کا بیان بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ خلیفۃ المسلمین مقرر ہوئے تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ مسجد کی تزئین و آرائش پر جو زر و جواہر استعمال ہوئے ہیں مسجد کو ان پر مبرا کر دیا جائے۔ کیونکہ بہر حال یہ بیت المال سے لی گئی رقم سے تعمیر شدہ ہے اور اسراف کی ذیل میں آتی ہے۔

روم کے وفد کی زیارت

انہی دنوں روم سے ایک وفد آپ سے ملاقات کرنے کے لئے آیا اور اس کے اراکین نے اس مسجد کی زیارت بھی کی۔ جب وفد کے سربراہ نے اس مسجد کو دیکھا تو اس کا رنگ فق ہوگیا وہ کہنے لگا کہ ہم رومی لوگ تو یہ سمجھتے تھے کہ عربوں کی ترقی چند روزہ ہے۔ لیکن ان کی یہ عمارت دیکھ کر احساس ہوا ہے کہ ان کا دور طویل عرصہ تک چلے گا۔ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے مسجد سے لال و جواہر اکھیڑنے کا حکم واپس لے لیا۔

مسجد اُموی دارالحکومت کی جامع مسجد ہونے کے باعث خاص اہمیت کی حامل مسجد تھی۔ کیونکہ یہ صرف نماز کی ادائیگی کے کام ہی نہ آتی تھی بلکہ اس کے جلال و جمال، اور دمشق جو کہ اپنے وقت کی سپر پاور کا دارالحکومت تھا میں واقع ہونے کے باعث اس مسجد کو ایک بلند مقام حاصل تھا۔ اسی لئے نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ یہاں خدمت اسلام کے دیگر اور بھی کئی امور سرانجام دیئے جاتے تھے۔

ان میں سب سے پہلے نمبر پر سیاسی امور آتے ہیں۔ چونکہ قصر حکومت مسجد سے متصل تھا اور مسجد اپنی خوبصورتی اور تزئین و آرائش و زیبائش میں بے مثل تھی اسی لئے حاکم وقت یہیں عوام سے اپنے عمال اور نمائندوں سے ملاقات فرماتے۔ یہیں عدالت لگائی جاتی اور مقدمات کا فیصلہ سنایا جاتا۔ اور دیگر قومی اہمیت کے امور کے بارہ میں بحث و تمحیص اور فیصلے اور مشاورت اسی جگہ ہوا کرتی تھیں۔

ایک مسجد ایک مرکز

جہاں مسجد ملک کا نظم و نسق چلانے کے لئے مرکز کا کام دیتی تھی اور تمام سیاسی نوعیت کے فیصلہ جات اسی جگہ ہوا کرتے تھے وہیں یہ علم و عرفان کا گہوارہ بھی تھی۔ کئی جید علماء کرام اور ائمہ عظام نے یہاں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیئے ان میں امام غزالی اور امام ابن عساکر رحمہ اللہ کے نام سرفہرست ہیں۔ اور تاریخ ابن عساکر جیسی معروف عظیم تاریخی کتاب اسی مسجد میں بیٹھ کر تالیف کی گئی۔ کسی زمانہ میں یہاں تدریس پانے والے عالم کیلئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہوتی تھی۔ اور اسے (المدرس تحت القبۃ) یعنی "گنبد کے نیچے تعلیم یافتہ انسان" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ جو "گنبد نسر" کی طرف اشارہ تھا۔ اس سے مراد غالباً ایسے ہی تھی جیسے آج کوئی شخص کسی بڑی یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کرنے کا شرف حاصل کر چکا ہو۔ جو بلاشبہ اس کیلئے فخر کی بات ہوتی ہے۔

بہترین لائبریری

مزید برآں مسجد میں ایک کمرہ "بیت الخطابہ" کے نام سے موسوم تھا جو حقیقت میں اس وقت کی بہترین اور بے مثال لائبریری تھی۔ جہاں زمانے کی بہترین کتب کا مجموعہ موجود تھا اور اہل علم اس سے حسب ضرورت مستفید ہوا کرتے تھے۔ اور یہی کمرہ مختلف کتب کے ترجمہ کے لئے بھی استعمال ہوتا رہا۔ وقت کے ساتھ ساتھ لائبریری میں موجود کتب میں اضافہ ہوتا رہا۔ چنانچہ مختلف علوم وفنون کی بہت سی کتب کئی زبانوں میں یہاں جمع تھیں جن میں عربی کے علاوہ یونانی، لاطینی، آرامی اور سامی زبانیں قابل ذکر ہیں اس کے علاوہ بہت سی پرانی اور نادر کتب بھی اس لائبریری کی زینت تھیں۔ ان میں سے سب سے پرانی کتب پانچویں صدی عیسوی کی بیان کی جاتی ہیں۔ کتب کی مجموعی تعداد ہزاروں میں تھی۔

آگ کے نقصانات

1893ء میں لگنے والے آگ نے اس لائبریری کو بطور خاص بہت نقصان پہنچایا اور بہت سی کتب آگ کی نذر ہوگئیں اور جو بچ رہیں انہیں "امیہ بیت الخطابہ" لائبریری میں منتقل کر دیا گیا اور بعض قلمی نسخے دمشق نیشنل میوزیم کی زینت بنا دیئے گئے۔ انہی قلمی نسخوں میں سے ایک نادر نسخہ وہ قرآن کریم تھا جسے مصحف عثمانی کہا جاتا ہے۔ یہ مصحف، عثمانی دور کی ابتداء تک مسجد اُموی کے "بیت الخطابہ" میں موجود تھا جسے لوگوں کے لئے ہر جمعہ کو کھولا جاتا اور لوگ اس مصحف کی زیارت سے مستفیض ہوتے۔

مرمت

گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ یہ مسجد بھی بہت سے مصائب سے گزری، انتہائی عروج کے زمانے بھی اس پر آئے جب صحابہ رضی اللہ عنہم یہاں نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ اور درس و تدریس اور قرآنی علوم و معارف کے بیان کی محفلیں جما کرتی تھیں۔ کیونکہ ان دنوں یہی مقام لوگوں کے لئے مسجد بھی تھا اور مدرسہ بھی بلکہ کالج اور یونیورسٹی بھی۔ لوگ یہیں قرآن و سنت کی تعلیم بھی پاتے اور عدل و انصاف بھی، سو جہاں "اللہ اکبر" کی صدا ضعیف و ناچار لوگوں کے لئے اطمینان کی پیامبر تھی وہاں یہی صدا ظالموں کیلئے انصاف کی چکی کے چلنے کی خبر بھی دیتی تھی۔ کہ کسی غریب کیلئے عدل و انصاف کے حصول کی خاطر آج کی طرح کی بے شمار مصنوعی روکیں نہیں تھیں جہاں ظالم ان مصنوعی روکوں میں اپنی پناہ تلاش کر سکیں۔

لیکن اس مسجد پر وہ دن بھی آئے (668ھ) جب کہ یہ سرائے خانہ سے مشابہ تھی جب تیمور لنگ کے حملہ کے باعث یہ کھنڈر میں تبدیل ہوگئی۔ اور مانگنے والے بے خانماں لوگوں نے یہاں ڈیرے جما لئے جب کہ بعض لوگوں نے تو اس جگہ سے اصطبل کا کام بھی لیا۔ پھر ملک ظاہر رکن الدین نے ان لوگوں کے قبضہ سے مسجد کو آزاد کروا کر اس کی صفائی ستھرائی اور تعمیر نو کا کام کروایا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33751 میں عائشہ بی بی بیوہ مرزا محمد فاضل قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 83 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-10-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی دس تولہ مالیتی -/65000 روپے۔ 2۔ ترکہ خاوند مرحوم مکان کا 1/8 حصہ مالیتی -/180000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عائشہ بی بی بیوہ مرزا محمد فاضل ا۔ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19473 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 میاں ظفر اللہ وصیت نمبر 28989 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 33752 میں صائمہ منصورہ بنت رانا مقصود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-8-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی ٹاپس ۔ ا اکٹ وزنی آدھا تولہ مالیتی -/3000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صائمہ منصورہ ساکن رانا ٹریڈز ریلوے روڈ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد رانا والد موصیہ وصیت نمبر 32069 گواہ شد نمبر 2 ظہیر احمد رانا وصیت نمبر 29260 برادر موصی

مسل نمبر 33753 میں منصورہ تسنیم زوجہ مکرم شیخ محمد ادریس صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-10-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی

موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے-1- زیورات طلائی وزنی 133 گرام 500 ملی گرام مالیتی -/64500 روپے- 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے- کل جائیداد مالیتی -/114500 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ منصورہ تسنیم A-1/42 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد صدیق وصیت نمبر 17013 خسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد ادریس خاوند موصیہ

(4) محترمہ عزیزہ فاطمہ صاحبہ (بیٹی)

مکرم میاں نور محمد صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(i) مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)
(ii) مکرم خالد محمود صاحب (بیٹا)
(iii) محترمہ پروین اختر صاحبہ (بیٹی)
(iv) محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ (بیٹی)
(v) محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

"مکرمہ طاہرہ زکیہ کھرل صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق صاحب کھرل جن کا وصیت نمبر 23066 ہے- نے غلام محمد آباد فیصل آباد سے فروری 1977ء میں وصیت کی تھی- ان کا رابطہ دفتر وصیت سے منقطع ہے- پہلے جرمنی تھیں اور اب معلوم ہوا ہے کہ امریکہ جا چکی ہیں- وہ یہ اعلان خود پڑھیں- یا ان کے کسی عزیز کو علم ہو تو دفتر سے رابطہ کریں-"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرم خالد بشیر مرزا صاحب ابن مکرم احمد بشیر مرزا صاحب مرحوم ساکن دارالعلوم شرقی نور کے نکاح کا اعلان مکرمہ عظمیٰ الماس باجوہ صاحبہ بنت مکرم احسان احمد باجوہ صاحب مرحوم (برطانیہ) کے ساتھ 6 ہزار پونڈ سٹرلنگ حق مہر پر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 6 جنوری 2002ء بروز اتوار بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔

مکرم خالد بشیر مرزا صاحب مکرم مولوی غلام نبی صاحب مرحوم کے پوتے اور مکرمہ عظمیٰ الماس صاحبہ ان کی نواسی ہیں- احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن الفضل بوجہ بخار بیمار ہیں- نیز گر جانے کی وجہ سے انہیں کندھے پر شدید چوٹ آئی ہے- احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے-

مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب کارکن دفتر کمیٹی آبادی تحریک جدید ربوہ کے داماد محترم عابد انور خادم صاحب بیت فتوح ریجن یو- کے گزشتہ دو ماہ سے گلے کی تکلیف میں مبتلا ہیں - علاج جاری ہے- احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے-

مکرم ہود احمد ایوب صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی تحریر کرتے ہیں کہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب اعوان دارالیمن غربی ربوہ ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل ہیں- ان کی شفا کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

مکرم مبشر احمد رانا صاحب سمن آباد لاہور کی بڑی ہمشیرہ گردوں کی تکلیف میں کافی عرصہ سے مبتلا ہیں- اور ان کے گردے کا لندن کے ایک ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے سخت تکلیف میں ہیں - احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے-

سانحہ ارتحال

محترم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب فیصل آباد کی والدہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری سردار محمد صاحب سابق سیکرٹری مال فیصل آباد مورخہ 13 دسمبر 2001ء وفات پا گئیں- آپ کی نماز جنازہ بروز جمعۃ المبارک ان کی رہائش گاہ پر امیر صاحب فیصل آباد محترم شیخ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی- ان کا جسد خاکی برائے تدفین ربوہ لایا گیا- جہاں بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی- آپ کی تدفین قبرستان عام میں عمل میں آئی- جہاں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی وناظر اعلیٰ نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی- آپ ایک دعا گو- بزرگ اور صاحب رویا خاتون تھیں- اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

اعلان دارالقضاء

(مکرم ڈاکٹر میاں احمد حسن صاحب بابت ترکہ مکرم میاں قربان حسین صاحب)

مکرم ڈاکٹر میاں احمد حسن صاحب ابن مکرم میاں قربان حسین صاحب ساکن لکھوڈیر روڈ - نزد بجلی گھر- شالامار ٹاؤن- لاہور و دیگر ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں- قطعہ نمبر 22/9 دارالنصر غربی (الف) ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے کچھ حصہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے- درخواست کے مطابق ان کا حصہ مندرجہ ذیل تین ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے-

(1) مکرم میاں محمد صدیق صاحب (بیٹا)
(2) مکرم میاں خلیل احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم میاں طاہر احمد صاحب (بیٹا)

دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے- ان کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم میاں احمد حسن صاحب (بیٹا)
(2) مکرم میاں ناصر احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم میاں نور محمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ

خبریں

ربوہ: 8 جنوری 2002ء گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 5 اور زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ 9 جنوری- غروب آفتاب: 5-24
☆ جمعرات 10 جنوری- طلوع فجر: 5-41
☆ جمعرات 10 جنوری- طلوع آفتاب: 7-07

پاکستان اور بھارت بامقصد مذاکرات کریں ٹونی بلیئر برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے اسلام آباد میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور بھارت بامقصد مذاکرات کریں- اور تمام مسائل کا حل مذاکرات سے کیا جا سکتا ہے- ملا عمر اور اسامہ بن لادن کی گرفتاری تک افغانستان میں آپریشن جاری رہیگا- پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف اقدامات کئے ہیں لیکن ابھی پاکستان کو اور بھی بہت کچھ کرنا ہوگا- ٹونی بلیئر نے پاکستان پہنچنے سے پہلے امریکی صدر بش کے ساتھ پندرہ منٹ تک ٹیلی فون پر گفتگو کی اور انہیں دورہ بھارت اور پاکستان کے بارہ میں آگاہ کیا- ٹونی بلیئر نے پریس کانفرنس میں اس بات کا اظہار کیا کہ واجپائی پاکستان کے ساتھ مذاکرات پر آمادہ ہیں-

جنرل مشرف کی طرف سے دہشت گردی کے بارہ میں مزید اقدامات کا اعلان برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کے موقع پر صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ ہم دہشت گردی کے خلاف مزید اقدامات کرنے والے ہیں- بھارت کی جانب سے پیش کردہ دہشت گردوں کی فہرست پر غور کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت اور دہشت گردی کے خلاف نئے اقدامات کا اعلان چند روز تک ہوگا-

پاکستان نے موقف تبدیل نہیں کیا بھارت بھارت کے وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے دہلی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ افسوس ہے کہ پاکستان نے دہشت گردی کے بارہ میں اپنے موقف میں تبدیلی پیدا نہیں کی جب تک پاکستان اپنے رویہ کو تبدیل نہیں کرتا تب تک پاکستان کے ساتھ مذاکرات ممکن نہیں ہیں- اس لئے فوری طور پر مذاکرات کا امکان نہیں ہے-

پاکستان کے نئے چیف جسٹس نے حلف اٹھا لیا جسٹس محمد بشیر جہانگیری نے پاکستان کے نئے چیف جسٹس کا حلف اٹھا لیا ہے- صدر جنرل پرویز مشرف نے اسلام آباد میں ان سے حلف لیا- جسٹس ارشاد حسن خان اپنی مدت پوری کرنے کے بعد ریٹائر ہوئے ہیں-

بلوچستان کے 5 نئے وزراء کا حلف بلوچستان حکومت میں 5 نئے وزراء نے حلف اٹھا لیا ہے- گورنر امیر الملک مینگل نے ان سے حلف لیا- نئے وزراء میں آغا عبدالظاہر، میر حسین، قاسم اچکزئی، سردار مہدی حسن موسیٰ اور جلیل دوتانی شامل ہیں- کابینہ کی تعداد اب 9 ہو گئی ہے-

ہلاک ہونے والا امریکی پائلٹ اسامہ کا ہمدرد نکلا امریکی ریاست فلوریڈا کی ایک عمارت میں ٹکرانے والا چھوٹا طیارہ جو پائلٹ سمیت تباہ ہو گیا تھا اس کے نوجوان پائلٹ کی ایک تحریر ملی ہے جس میں اسامہ بن لادن کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے- تحریر میں لکھا گیا ہے کہ وہ یہ کارروائی تنہا کر رہا ہے اور اسے کسی کی حمایت حاصل نہیں- ادھر وائٹ ہاؤس کے نمائندے نے کہا اسے دہشت گردی نہیں قرار دیا جا سکتا کیونکہ اس قسم کے کوئی شواہد نہیں ملے-

سندھ میں سینکڑوں مدارس بند نامہ نگار نوائے وقت کے مطابق حکومت کی جانب سے دینی مدارس اور جہادی تنظیموں کے خلاف کی جانی والی کارروائی کی وجہ سے اندرون سندھ میں سینکڑوں مدارس بند کر دیئے گئے ہیں اور مدرسوں کے نگران اور جہادی تنظیموں کے سربراہ گرفتاری کے ڈر سے روپوش ہو گئے ہیں-

بےنظیر کے بغیر الیکشن کا بائیکاٹ کریں گے پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب کے راہنماؤں نے بھٹو کی سالگرہ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ

الیکشن میں اگر بے نظیر بھٹو شامل نہ کی گئیں تو پیپلز پارٹی الیکشن کا بائیکاٹ کریگی۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر الیکشن سے قبل وطن واپس آجائیں گی۔

عوام پر تشدد کرنے والے طالبان پر مقدمہ چلائیں گے افغان عبوری انتظامیہ کے سربراہ حامد کرزئی نے کہا ہے کہ افغان عوام کے خلاف تشدد پسندانہ کارروائیوں میں ملوث کسی بھی شخص کو معاف نہیں کیا جائے گا اور گرفتار ہونے والے طالبان اور القاعدہ کے کارکنان کے خلاف مقدمات دائر کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملا عمر اور اسامہ کی تلاش جاری ہے اور گرفتاری کے بعد انہیں عدالتی کارروائی کا سامنا کرنا پڑیگا۔

اپنا کام نہیں چھوڑیں گے حافظ سعید امیر جماعۃ الدعوۃ پروفیسر حافظ محمد سعید نے قومی ڈائجسٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ناموں میں کیا رکھا ہے حکومت پابندیاں لگاتی جائے ہم اپنا کام نہیں چھوڑیں گے۔ تنظیم کا نام کسی کے دباؤ میں آکر تبدیل نہیں کیا۔ لشکر طیبہ کو خون دے دے کر پالا ہے اس کو نہیں چھوڑا جا سکتا۔ ہم نے لال قلعہ دہلی پر حملہ کیا تھا بھارتی پارلیمنٹ پر حملہ نہیں کیا۔

امسال ایک لاکھ بیس ہزار پاکستانی حج کریں گے اس سال ایک لاکھ بیس ہزار پاکستانی حج کریں گے اور لاہور سے پہلی حج فلائٹ 17 جنوری کو روانہ ہوگی۔

اسرائیلی وزیر خارجہ کا دورہ بھارت اسرائیل کے وزیر خارجہ شمعون پیریز ان دنوں بھارت کا دورہ کر رہے ہیں انہوں نے جسونت سنگھ اور ایل کے ایڈوانی سے ملاقاتیں کیں اور فوجی تعاون پر اتفاق کیا ہے۔ بھارت اسرائیل سے جدید جنگی آلات خریدے گا۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے کہا کہ بھارت اور اسرائیل کو دہشت گردی کے حوالے سے ایک جیسے مسائل کا سامنا ہے اور دہشت گردی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کوئی حکومت اس کی سرپرستی نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ نیٹو کی رکنیت اور سلامتی کونسل میں بھارت کی مستقل نشست کے لئے حمایت کریں گے۔

لائن آف کنٹرول پر جھڑپیں پونچھ سیکٹر میں پاک بھارت لائن آف کنٹرول پر بھاری مارٹر گولوں کے ساتھ ساتھ جھڑپوں کا تبادلہ ہوا ور نقصانات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

ابھی کشیدگی ختم نہیں ہوئی: بش امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے ٹیلی فون پر صدر جنرل پرویز مشرف کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی ختم ہو جائے اور جنگ کے بغیر کوئی راستہ نکل آئے۔

افغانستان میں مزاحمت موجود ہے امریکہ پینٹا گون کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکی افواج کو اب بھی افغانستان میں بعض مقامات پر طالبان، القاعدہ اور طالبان حامی فورسز کی طرف سے مزاحمت کا سامنا ہے۔

دنیا کی دولت مند ترین شخصیات دنیا کے صف اول کے دولت مند اشخاص میں پہلے نمبر پر جاپان موٹر کمپنی کے چیف ایگزیکٹو کارلوس گھوسن کو قرار دیا گیا ہے۔ 47 سالہ کارلوس کو رینالٹ کمپنی نے نسان کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سنبھالا دینے کے لئے عہدے کا چارج سنبھالا اور حیرت انگیز انقلاب پیدا کر کے دولت مند ترین شخص بن گیا۔ مائکروسافٹ کے مالک بل گیٹس دوسرے نمبر پر انہوں نے گزشتہ سال کے دوران 30۔ ارب ڈالر کمائے۔ امریکی انٹرنیٹ کمپنی AOL کے چیئرمین اور اس کمپنی کے چیف ایگزیکٹو مشترکہ طور پر تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ سعودی عرب کے پرنس ولید بن طلال 18 ویں نمبر پر، بھارت کے 55 سالہ این آر مورتی 21 ویں نمبر ہیں انہیں بھارت کا امیر ترین شخص قرار دیا گیا یہ سافٹ ویئر بناتے ہیں۔

خالص شہد

چھوٹی مکھی: 240/- روپے کلو

بڑی مکھی: 120/- روپے کلو

یاد رہے کہ خالص شہد جم بھی جاتا ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کے لئے

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیو ڈاکٹر

38/1 دار الفضل ربوہ فون 213207

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن

فون آفس 212764 گھر 211379

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61